

مدینہ کے مسیح

قادیان ۱۲ مارچ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثاني ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۱۲ بجے شام کی اطلاع منظر پر ہے۔ کہ حضور کو صنعت کی شکایت ہے۔ احباب دعا کے لئے صحت فرمائیں۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت ناساز ہے۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ حضرت مولوی شیر علی صاحب چند روز سے بیمار شدہ بیمار ہیں نیز ان کے صاحبزادے کرم علی اللطیف صاحب کی اہلیہ صاحبہ بھی بیمار ہیں۔ احباب دعا کے لئے صحت فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمن الرحیم
واللہ اعلم
در ذمہ نامہ
قادیان
قفہ بیہ چہا شنبہ
قیمت لائے ۱۸ روپے
ماہوار ۱۲ روپے

جلد ۳۵ ۱۳ مارچ ظہور ۲۶: ۱۳ ۲۵ رمضان المبارک ۱۳۹۹ ۱۳ اگست ۱۹۷۷ نمبر ۱۹۱

ہندوستان پر یہ ظلم کیا کہ باوجودیکہ اس کا ڈھانچہ جمہوری اصول پر کھڑا کیا تھا۔ کانگریس اس گروپ کے ہاتھ میں پڑ کر صحیح منوں میں ایک دن کے لئے بھی ناک کے تمام مختلف عناصر کو نمایندہ نہ بن سکی۔ جس کا خطرناک نتیجہ یہ ہوا ہے کہ اس زمین میں حقیقی جمہوریت کا بیج بھوٹ بھی نہ سکا چہ جائیکہ ایک کرپٹریٹ اور بھولت بھٹاتا۔ ملک دو حصوں ہندوستان اور پاکستان میں تقسیم ہو چکا ہے۔ کانگریس اپنے اس غلط منصوبے میں کہ تمام ہندوستان پر ادبیجاتی سرایہ دی چھپا جائے، ناکام ہو کر بولکھلا گئی ہے۔ اس کے تصنع سے دبائے ہوئے منصوبے خود بخود منہدم مشہور ہوتے جارہے ہیں۔ اور کانگریس اپنے اصلی مہاسبحانی بطن میں تحلیل ہو رہی ہے۔ اور ہر کل ہند نمایندگی کا مصنوعی جھڑپ اس نے نہایت صفائی سے بین رکھا تھا۔ اترنا جارہا ہے۔ یو۔ پی۔ بنارس۔ بی۔ بی۔ ممبئی۔ کلکتہ۔ الغرض ہر کانگریسی اکثریت کے علاقوں میں ہم اس گروپ کا اصلی چہرہ نمودار ہوتا دیکھ رہے ہیں۔ کیونکہ اس نے سمجھا ہے کہ ہندوستان کی نو آبادی بننے کے لئے تمام نہ سہی ہندوستان کے اکثر حصہ پر اس کا اتحاد چھینے ہی والا ہے اور کم از کم اس حصہ میں وہ اپنی من مانی	در پردہ اس کے غلط منصوبے عرف اپنے گروپ کا راج قائم کرنے تک سہی محدود رہے۔ اس گروپ نے جمہوری چھوٹی اقلیتوں کو تو کوئی حق کر کے اپنے ساتھ ملا لیا۔ مگر ہندوستان کی اکثر اقلیت مسلمان مبدی ہی اس کے غلط منصوبوں کو بھانپ گئے۔ اور انہوں نے اپنی ہستی قائم رکھنے کے لئے جداگانہ کشش شروع کر دی۔ اگرچہ کانگریس کے پاس اتحاد ہند کا بڑے سے بڑا نعروہ موجود تھا۔ مگر جو بازی میں اس نے لگائی تیرت کی ناممکن کی وجہ سے ہار رہی رہی۔ فرقہ واد گروپ کے قبضہ میں آ جانے کی وجہ سے اس کا دائرہ اتحاد شک ہو گیا کہ ہندوستان کی دوسری اکثریت اس میں سما ہی نہ سکی۔ اور ہمیشہ اس دائرہ سے باہر رہی رہی۔ کانگریس نے اپنے مہاسبحانی تہیت پر لاکھ پڑے ڈالے مگر یہاں مقاصد ان پردوں کو ہر بار چاک چپک کر دیتا رہا۔ اور کانگریس اور مہاسبحانے کے پیچھے ایک ہی استاد ہاتھ کام کرتا ہوتا نظر آیا۔ مہاسبحانے علاوہ اس نے اور بھی کئی شاطرنہ ڈھونڈ گئے مثلاً سوشل پارٹی۔ کمیونسٹ پارٹی۔ سپوکرگہ وغیرہ کھڑے کئے۔ مگر جوں جوں وہ اپنی غریب کاریوں میں متورع پیدا کرتی گئی۔ توں توں وہ اور بھی غریب ہوتی جاتی گئی۔ انگریزوں نے اس گروپ کو ابھار کر	ہندو مہاسبحانے کا خرف کہ ہندوستان کا دو ٹکڑوں میں تقسیم ہونا نہایت قابل انصاف ہے۔ خود کانگریسوں بلکہ مہاسبحانیوں سے بھی زیادہ مسلمانوں کو انصاف ہے کہ ہندوستان اس طرح ٹکڑوں میں تقسیم ہوا۔ مگر اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ مسلمانوں نے تقسیم پر زور دیا۔ یہ ایک بڑی بیس داستان ہو چکا یہاں دہرانا ممکن نہیں۔ لیکن جو آدمی غور و فکر سے کام لے گا اس پر یہ امر فوراً واضح ہو جائیگا کیونکہ جو اسباب مسلمانوں کو ملیں گے ان کا باعث ہو گئے۔ ان کا نمایاں ترین مظاہر کانگریس لیڈروں کے قول و فعل سے اب بھی ہوا ہے۔ ہندوستان کی سخت بدقسمتی ہے کہ یہاں ایک ایسا گروپ موجود ہے جو ۱۸۵۷ء کے حادثہ سے پہلے ہی انگریزوں کا منظور نظر بن گیا تھا۔ انگریزوں نے اس گروپ کی فرقہ وارانہ ذہنیت کو بھانپ کر اس کو اجازت شروع کیا۔ اور ان تمام عناصر کو سختی سے دبا دیا گیا جن کی طرف سے انہیں خطرہ ہوتا تھا۔ کانگریس کو ہاتھ میں لے کر اس گروپ نے ظاہر تو یہ کیا۔ کہ وہ تمام ہندوستانیوں کی آزادی کے لئے لڑ رہی ہے۔ مگر	مشر فریاد اتھیں مشہور ایٹھلو انڈین لیڈروں نے دلی صوبائی یوتھ کانگریس کے سامنے تقریر کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ۔ ”میرے خیال میں ہندوستان میں اس وقت اقلیتوں کا نہیں بلکہ اکثریت کا استحسان ہے۔ ہر قسم کا فرقہ وارانہ امتداد غلبہ باہمی اتحاد اور اتحاد کی امیدوں پر پانی پھیر دے گا۔ لیڈر ہندوستان میں ہندو راج قائم کر کے اس کو ایک خاص ہندو حکومت بنانے کے لئے باتیں کر رہے ہیں۔ مہاسبحانی لیڈروں کے حالیہ اقوال و فعل ملک و قوم کو تباہی کی طرف لے جانے والے ہیں۔ اگر ان افعال و اقوال کو حکومت میں اپنایا گیا۔ تو ہندوستان کی تباہی ہو جائیگا۔ مشر اتھوئی نے کہا کہ اگر خیالی پلاؤ بچانے والوں یا ہندو فرقہ بازوں نے اصرار کیا کہ اقلیتوں کو ہندوستان میں ہندو راج کے خوب کو حقیقت کا نام نہ پٹایا جائے۔ تو یہ نتیجہ یہ ہوگا کہ تمام ملک قبر کی قبر میں پیٹ جائے گا“ مگر ہم نہیں کہتے خود جاح صاحب برصغیر سے متعصب پاکستانی سے۔ یہ صحیح ہے۔ تو یقیناً وہ ہیں کہے گا۔
--	---	--	--

فلسطین

فلسطین میں یہودیوں کی غرضتیاں عرصہ سے جاری ہیں۔ اور انہوں نے نہ صرف ملک کے امن کو ختم کر ڈال رکھا ہے۔ بلکہ عربوں کا خاک میں دم کر رکھا ہے۔ یہودی اپنی دولت کے بل بوتے پر وہ کچھ کر رہے ہیں۔ جو عربوں کو رسوائے عالم کرنے کے لئے کافی ہے۔ برطانوی حکومت کی مخالفت کے باوجود یہودی کثرت سے فلسطین میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور اپنی من مانی کارروائیوں کی بدولت کمزور رہے کس اور بے یار و مددگار عربوں کو مصائب و آلام کا تختہ مشق بنا رہے ہیں۔ عربوں کی مصائب کا اندازہ کسی قدر اسی امر سے ہو سکتا ہے کہ یہودی جب انگریز حکام پر ناجائز صاف کرنے سے انہیں چوکتے۔ اور انہیں گرفتار کر کے تازیانہ کی سزا دے دیتے ہیں۔ تو بے چارے عربوں پر کیا گذرتی ہوگی۔ اور انہیں کسی قسم کی جانی اور مالی مصائب جھیلنی پڑتی ہوگی۔ عربوں کے مقابلہ میں یہودی زیادہ منظم زیادہ طاقتور اور زیادہ مالدار ہیں نیز امریکی دہہ کو ان کا بھی شامل حال ہے جو قول و فعل سے اسکی اعانت میں مصروف ہے۔ یہودی کا غیور بیرونی پیشانی جو فلسطین پر آگ برسا رہا ہے۔ عوام کو ہراساں کرتا ہے۔ دوسری طرف برطانوی اقتدار پر ہونے والی گریز کو دبانے میں ابھی تک گامیاب نہیں ہو سکا۔ تاہم عہد اکسی مصلحت کی وجہ سے گریز کر رہا ہے۔ بہر حال یہودی کے منظم ناقابل برداشت حد تک پہنچ چکے ہیں اور انہوں نے عربوں کو میدان میں نکلنے پر مجبور کر دیا ہے۔ نتائج خواہ کچھ ہوں۔ عرب سرکھٹ میدان جہاد میں نکل کھڑے ہوئے ہیں۔ اور فتادہ و تاجادہ ناموں کے کھن برودشوں کی دو جماعتیں منظم کی ہیں۔ جس بلند عزم سے وہ کھڑے ہوئے ہیں۔ امید ہے وہ ان کی نیت پست نہ ہونے دیگا۔ اور وہ کسی قیمت پر بھی فلسطین کو ارض یہود بننے نہ دیں گے اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر رہیں گے۔ (میر احمد دین)

کر سکیں گے

مہاسیادی میں ایک کانفرنس بلا رہی ہے۔ جیشہ کی طرح اسکی پشت و پناہ کانگریس کے بڑے بڑے لیڈروں کے خیابا پرشاد مگر جی سادہ کر مومنے وغیرہ مشہور مہاسیادیوں اور گاندھی ہنزہ ٹیل وینو کانگریسوں کے درمیان ٹنڈن اپنا ریکر پلائی وغیرہ کانگریسی رشتہ استحاد میں۔ انفرق اب ہر کوئی دیکھ سکتا ہے۔ کہ گاندھی جی سے لیکر موہنے تک ایک ہی پوسٹہ سلسلہ چلا گیا ہے۔ پلے جس جین کو چھپایا جاتا تھا۔ اب اسکی ضرورت نہیں رہی۔ فریکٹھنی تک بھی اسی حقیقت کو پکارتے ہیں۔ اور بے فائدہ کانگریس کو اس کے مینڈ اصولوں کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔

ہم مسٹر انجمن کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ ان کی کسی بیکار ہے۔ اب اس کا علاج ایک ہی ہے کہ ہندوستان میں کوئی ایسی نئی پارٹی کھڑی ہو۔ جو صحیح معنوں میں ملک کے تمام مختلف عناصر کی غامضہ ہو۔ اور جو اس بنیاد پر فرقہ دارانہ گروپ سے ہندوستانی اقوام کے لئے آزادی چاہیں۔ اور موجودہ کانگریس گورنمنٹ کے خلاف وہی گھر حقیقی لڑائی لڑے۔ جو سامراج کے خلاف لڑی جاتی ہے۔ اس کا دوسرا علاج یہ ہے کہ اب بیکر تقسیم کا اصول مان لیا جائے۔ ہندوستان میں مہاسیادی علاقہ بھی پاکستان کے طرح الگ کر دیا جائے۔ اس کا نام اوج ستیا یا جاتی سمجھا کر لیں۔ یہ بیگانہ زیادہ سے زیادہ حصہ اس میں شامل کر دیا جائے۔ تاکہ ہندو اپنی تہذیب اور مذہب کے مطابق اس علاقہ میں رہیں سہیں۔ بے شک وہ وہاں لیے قوانین بنالیں۔ جو ان کے خیال میں ان کے مذہب کا ہم جنو ہے۔ اس علاقہ میں تمام وہ لوگ جمع ہو جائیں جن کو ان اصولوں پر ایمان ہو۔ اور باقی لوگوں کو جن کو وہ انیت سے بدخوار سمجھتے ہیں۔ وہاں سے نکل کر باقی سادات دے آزادی پسند ملاقات میں آجے جائیں باقی ہندوستان صحیح معنوں میں ایک ایسی جمہوریت بنائے۔ جو سب اقوام سے مساویانہ ہوتا کرے اور ایسے قوانین بنائے۔ جن کی زندگی قوم کے ابتدائی اور مذہبی حقوق پر نہ ہو۔ گورنمنٹ وغیرہ منگوانہ قوانین بنانے والا کوئی نہ ہو۔

آج کا کام کل پر مت چھوڑو

ارشاد پر مال کیا جان تیرا کرنا ایک نہایت معمولی بات ہی نہیں سمجھنا بلکہ باعث فخر اور باعث سعادت یقین کرتا ہے۔ تحریک جدید کی قربانیاں ان میں سے ایک ہیں۔ ہر وہ شخص جو تحریک جدید کے جہاد میں شمولیت کی سعادت سے بہرہ ور ہے۔ سمجھتا ہے۔ کہ میں نے جو وعدہ اپنی مرضی اور خوشی سے اپنے امام کے حضور پیش کیا ہے۔ اسکی ادائیگی مجھے قلبی راحت اور تابشت کے ساتھ کرنا ہے۔ اور اپنے معینہ وقت سے بھی بچے کرنا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے کام میں اسی واسطے ہے۔ کہ اسے ادا کر دیا جائے۔ مگر یاد رہے۔ ہر شخص جو کسی کوتاہی سے اور آج کا کام کل پر چھوڑ دے۔ وہ اسی واسطے الیا کرتا ہے۔ کہ اسے اس کام کے ساتھ محبت نہیں ہوتی۔ ورنہ جو شخص اپنے کام کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ وہ عہد سے عہد اسے سرانجام دینے کی کوشش کرتا ہے۔ پس اسے تحریک جدید کے جہاد میں تحریک جدید کے کام میں جہت اور محنت سے کام لیں۔ اور اپنا وعدہ ۲۹ رمضان المبارک سے چھپے پھٹے سو فی صدی مرکز میں داخل کر کے اپنے مقدس امام کی خوشنودی اور دعائیں۔ اللہ تعالیٰ سے توفیق عطا فرمائے۔

دکھل (لال تحریک جدید)

”میں ایک بار پھر جماعت کو توجہ دلانا ہوں۔ کہ ہمارا وعدہ جس کو ہم بار بار اپنی زبان سے دہراتے رہتے ہیں۔ یہ ہے کہ ہماری ہر چیز خدا تعالیٰ کے لئے قربان ہے۔ ہم اپنی جانوں کی پروا نہیں۔ ہم مٹ جائیں گے۔ مگر یہ برداشت اپنی کریں گے۔ کہ دین کو کوئی ضعف پہنچے۔ یہ وعدہ ہے۔ جو ہم سب سے بار بار دہراتے رہتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی اسی وعدہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بآل نعيم الجنة۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے جانوں سے ان کی جانیں لے لیں۔ اور ان کے مال بھی لے لئے۔ اس بات کے بدلہ میں کہ انہیں جنت عطا کی جائیگی جب ہماری جانی اور ہمارے اموال خدا تعالیٰ سے لے لئے۔ اور ہم نے اس معاہدہ کو قبول کر لیا۔ تو اس کے بعد ہمارا یہ کہنا کہ ہم جانوں قربان کریں یا مال کا فیصلہ حصہ تو قربان کر سکتے ہیں مگر کثیر نہیں۔ قطعی طور پر قرآن کریم کی اس آیت کے خلاف ہے۔ کیونکہ ہم سے اگر جانیں لی گئی ہیں۔ ہم سے اگر مال لے لئے گئے ہیں۔ تو اس نے کہ ہمیں جنت ملے گی۔ اور جنت وہ چیز ہے۔ جس کا ہم میں سے ہر شخص خواہشمند ہے۔“

سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ جو جماعت کو اعلیٰ سے اعلیٰ قربانیوں کے لئے تیار فرما رہے ہیں۔ اور خدا کے فضل و کرم سے اکثر حصہ جماعت کا حصہ کے

عید کارڈ کی ممانعت

عید کارڈ بھیجنے کی رسم کے متعلق گزشتہ سال میں نے بذریعہ فون حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ سے ڈیہوڑی سے استفسار کیا تھا۔ جو الفضل ۲۶ رگت ۱۳۸۵ھ میں شائع ہو چکا ہے۔ چونکہ عید سعید کی تقریب نزدیک آ رہی ہے۔ اس لئے دوستوں کی آگاہی کے لئے دوبارہ شائع کیا جاتا ہے۔ حضرت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا: ”ہم اسے ناپسند کرتے ہیں۔ لہذا چیز ہے۔ اس سے پیسے ضائع ہوتے ہیں۔ اس سے بچنا چاہیے۔“ (ننگا میر احمد دینس)

پرانے مسودوں کی تحریر کے وقت کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے اس بات کا صاف اقرار کیا ہے کہ یہ مسودے اپنی اصل حالت میں حتم تک نہیں پہنچے۔ اور ان کے مصنف اپنے گرد و پیش کے حالات سے قطعی طور پر محفوظ نہ تھے۔ اگرچہ بعض لوگ اس نتیجہ پر یقین رکھتے ہیں کہ بائبل الہامی ہے۔ اور کہ اس میں کسی قسم کی ترمیم و تدریج ممکن نہیں ہے لیکن مطالعہ بائبل کے مصنف نے ایسا عقیدہ رکھنے والوں سے ایک سوال

مگر افسوس ہے کہ بائیس کی دکان
مدعی سمیت ادھر گواہ حیثیت والی بات

۴ یہ پہلا قدم ہو گا۔ اسی طرح بعض اور کام اسی نوعیت کے سمجھتے جا سکتے ہیں۔ ایسے کام کرانے سے بیمار کا مغز بہت جلد کسی خادم میں تکلیف کا شائبہ باقی نہ رہے۔ اور اس کا نفس مر جائے۔ اور وہ اکثر غنائے

Digitized by Khilafat Library

نارتھ ویسٹرن ریونیو کونسل

عام پبلک کو بذریعہ نوٹس ذرا مطلع کیا جاتا ہے کہ ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء کو نارتھ ویسٹرن ریونیو کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا جائیگا۔ پہلے کا نام نارتھ ویسٹرن ریونیو ہے پاکستان اور دوسرا جنوبی ہوگا۔ دوسرا ایسٹرن پنجاب ریونیو ہوگا جس کا ہیڈ کوارٹر دہلی ہوگا۔ اس تقسیم میں ہندو لیکن کے مطابق دو دہلی بھی ہو سکتا ہے۔ ان دو ریونیو کا علاقہ حسب ذیل ہوگا۔

(A) نارتھ ویسٹرن ریونیو (پاکستان)

(۱) کراچی ڈویژن

(۲) کوئٹہ ڈویژن

(۳) راولپنڈی ڈویژن

(۴) ملتان ڈویژن

اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل علاقے ہونگے
منٹگری (منٹگری شامل ہے) سے خانپور (خانپور شامل نہیں ہے)
لودھراں سے بھکر (بھکر شامل نہیں ہے)

خانیوال سے شیرتھ

سہانہ سے امرتسر (امرتسر شامل ہے)

میکوڈ گنج روڈ سے ہندول کوٹ (بشمولیت ہندول کوٹ)

ہوادنگ سے خورٹ عباس

خانیوال سے وزیر آباد (وزیر آباد شامل نہیں ہے)

ساکلہل سے قلعہ شیخوپورہ

شورکوٹ روڈ سے جھنگ گھنیا (جھنگ گھنیا شامل نہیں ہے)

نورکوٹ روڈ سے شاہدہ باغ (شاہدہ باغ شامل نہیں ہے)

پک جھرو سے ہندول (ہندول شامل نہیں ہے)

5 لاہور ڈویژن

اس ڈویژن میں مندرجہ ذیل سیکشن ہوں گے۔

لالہ موٹے راولپنڈی سے شامل نہیں ہے) سے داگھ بشمولیت داگھ

لاہور سے منٹگری (منٹگری بشمولیت منٹگری)

بٹالہ (بٹالہ بشمولیت بٹالہ) سے پٹھانکوٹ (پٹھانکوٹ بشمولیت پٹھانکوٹ)

بٹالہ سے قادیان

ٹریسے پک امر

ٹریسے ہرودوال (بٹالہ بشمولیت ہرودوال)

شاہدہ باغ (بٹالہ بشمولیت شاہدہ باغ ناہوال)

ایکوت سے ناہوال

ذریعہ آباد سے جہول قوی

لودھراں سے پٹی (بٹالہ بشمولیت پٹی)

ہامے ڈنڈے سینی والا (سینی والا شامل نہیں ہے)

(B) ایسٹرن پنجاب ریونیو

دہلی ڈویژن

(۲) فیروز پور ڈویژن

فیروز پور ڈویژن میں مندرجہ ذیل علاقے ہوں گے۔

پٹھانکوٹ (پٹھانکوٹ شامل نہیں ہے) سے منٹگری

امرتسر (بٹالہ بشمولیت امرتسر) سے بٹالہ (بٹالہ شامل نہیں ہے)

دہلی سے فتح گڑھ چوڑیاں

داگھ (داگھ شامل نہیں ہے) سے لودھیانہ (بٹالہ بشمولیت لودھیانہ)

جالتھڑ چھاؤنی سے ہوشیارپور

جالتھڑ شہر سے کیریاں۔ فوٹل فہرود آباد سے جہول دو آب

پٹھانکوٹ سے دہلی

امرتسر سے پٹی (پٹی شامل نہیں ہے)

حسین والا (بٹالہ بشمولیت حسین والا) سے جھنگ

فیروز پور چھاؤنی سے امرتسر (امرتسر شامل نہیں ہے)

لودھیانہ سے حصار (حصار شامل نہیں ہے)

لودھیانہ سے فیروز پور چھاؤنی

فیروز پور چھاؤنی سے جالتھڑ شہر

جالتھڑ شہر سے منٹگری

لوہال خاص سے بھکر

بھٹنڈہ سے ہندول کوٹ (ہندول کوٹ شامل نہیں ہے)

آئندہ سٹاٹ یا دیگر امور کے متعلق شکایات متعلقہ ڈویژن کے ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ کو آنی چاہئیں کراچی کو ہندو اور لہندہ ڈویژنل کی عملداری کے متعلق موجودہ ٹائم ڈیفیوٹیشنل کے خلاف پیج (قلم) کو دیکھیں

(۳) ذرا ذرا چھوڑ کر واپسی یا پورہ کرنے کے متعلق کلیمز کے لئے درخواست

ہامے آئندہ جنرل منیجر چیف کمرشل منیجر نارتھ ویسٹرن ریونیو پاکستان

لاہور اور چیف ایڈمنسٹریٹو آفیسر یا ڈپٹی ٹریسورر ایسٹرن ریونیو پاکستان

ایسٹرن پنجاب ریونیو اور ڈپٹی ایسٹرن ایسٹرن ریونیو پاکستان دہلی کے پاس

ریونیو کی اس صورت میں کریں۔ جس پر متعلقہ سٹیشن واقع ہو۔

الٹرنیٹو نارتھ ویسٹرن ریونیو کے کراچی اور کوئٹہ ڈویژنل پر واقعہ

سٹیشنوں کے متعلق درخواست ہامے حسب مہول ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

کراچی یا کوئٹہ کے نام آنی چاہئیں۔

مال کی بکنگ کی شرح اور شرائط کے متعلق صحیح معلومات کے لئے چیف کمرشل منیجر این۔ ڈبلیو۔ ریونیو پاکستان لاہور اور ڈپٹی ٹریسورر

ایسٹرن ریونیو پاکستان پنجاب ریونیو اور ڈپٹی ٹریسورر ایسٹرن ریونیو پاکستان

دہلی جیسا کہ ضرورت ہوگی دیکھیں۔ کراچی ڈویژن کے سٹیشنوں سے یا سٹیشنوں کے لئے بکنگ کے لئے ایسی درخواستیں ڈویژنل کمرشل آفیسر

این۔ ڈبلیو۔ ریونیو پاکستان (کراچی کو بھیجئے۔

درا (موجودہ قواعد ریٹ اور شرح کی پر جو کہ این۔ ڈبلیو۔ ریونیو سسٹم پر

درج ہے موجودہ دستور کے مطابق ۱۲ اگست ۱۹۴۷ء کے بعد کی بدستور

جاری رہے گا۔ سٹی کی این ڈبلیو آر پاکستان، یا ایسٹرن پنجاب ریونیو

کی طرف سے کوئی تبدیلی نہ کی جائے۔

(مال ٹریسورر میں سٹیشن اور بھٹیوں کو ریونیو کرنے کا موجودہ انتظام

برقرار رہے گا۔

جنرل منیجر

ریاست قلات آزاد ہو گئی
پاکستان اور قلات میں بھڑکتی
 کراچی ۱۲ اگست کچھ عرصے سے ریاست قلات کے آئینی مستقبل کے متعلق خان آف قلات اور مشر محمد علی جناح کے درمیان گفت و شنید ہو رہی تھی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ اس گفت و شنید کے نتیجے میں باہمی سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ پاکستان گورنمنٹ نے قلات کو ایک آزاد ریاست تسلیم کر دیا ہے۔ جلد ہی ریلوے ڈاک اور ڈیفنس کے متعلق باہم معاہدہ ہو جائیگا۔ آئندہ قلات کا درجہ ہندوستان کی دیگر ریاستوں جیسا نہیں ہوگا۔ وہ ایک آزاد حکومت کے طور پر برطانیہ سے علیحدہ سمجھوتہ کرنے کا بھی میاں ڈھونڈے گا۔

اس تبدیلی کے نتیجے کے طور پر شیخ محمد عبدالصمد نیشنل کانفرنس کو روک کر دیا جائیگا۔

پاکستان کے گورنر جنرل کا سرکاری خطاب
قائد اعظم
 کراچی ۱۲ جولائی پاکستان دستور ساز اسمبلی نے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ مشر محمد علی جناح نام کے ساتھ سرکاری طور پر "قائد اعظم" کا لقب استعمال کیا جائے گا۔ کانگریس پارٹی نے اس کی مخالفت کی۔ لیکن کثرت رائے سے یہ تجویز منظور ہو گئی۔

ایک با اختیار ٹریبیونل کا تقرر
 نئی دہلی ۱۲ جولائی وائسرائے نے ہندوستان سے ایک با اختیار ٹریبیونل مقرر کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ ٹریبیونل ہندوستانی امور کا فیصلہ کرے گا۔

(۱) ہندوستان کی پونجی اور زمینوں کو پاکستان اور ہندوستان میں تقسیم کرنا۔ (۲) میرٹھ کی نڈر کے تحت جو ڈیفنس کونسل بنائی گئی ہے اس کے اخراجات کی دونوں حکومتوں میں تقسیم (۳) مشرقی اور مغربی بنگال اور اسی طرح مشرقی اور مشرقی پنجاب کی پونجی اور زمینوں کی تقسیم۔ یہ ٹریبیونل ہندوستان اور پاکستان کے نمائندوں اور ایک غیر جانبدار صدر پر مشتمل ہوگا۔ اگر کسی معاملہ میں ٹریبیونل کے ممبروں میں اختلاف ہوگا۔ تو صدر کا فیصلہ نافذ ہوگا۔

وزیر اعظم کشمیر پر رٹائر ہو سکے
 سری نگر ۱۱ جولائی سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ پنڈت رام چندر کاک وزیر اعظم کشمیر اپنے عہدہ سے رٹائر ہو سکتے ہیں۔ آپ کی جگہ مباراد صاحب کشمیر کے مسوں مٹھا کرکٹ سنگھ کو وزیر اعظم مقرر کیا جائیگا۔

ڈاک کے موجودہ نظام میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی
 ۱۲ اگست سرکاری طور پر بتا گیا ہے۔ ۳۱ مارچ ۱۹۴۷ء تک ڈاک کے موجودہ نظام میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔ ناد اور فون کی موجودہ شرح بھی قائم رہے گی۔ البتہ یکم اکتوبر ۱۹۴۷ء کے بعد پاکستان کے علیحدہ پمکٹ جاری ہو جائیں گے۔ ایک ایہ اعلان میں بتلایا گیا ہے کہ فوجی اصحاب کی پیشکشوں کا موجودہ منہام بھی بدستور قائم رہے گا۔ اور اس میں سروس کوئی تبدیلی واقع نہ ہوگی۔

ضلع گورداسپور کو فساد زدہ و قریب قرار دینا
 لاہور ۱۲ اگست۔ سرکاری طور پر اعلان ہوا ہے کہ ضلع گورداسپور کو فساد زدہ و قریب قرار دینا قرار دیا گیا ہے۔

ہندوستان میں انتقال اقدار کی تقریب
 سرحد پر وگرام کا اعلان سرحد نئی دہلی ۱۲ اگست۔ ۱۲ اگست کو ہندوستان میں انتقال اقدار کے سلسلے میں سرحد پر وگرام طے کیا گیا ہے۔ ہندو اور ۱۵ اگست کی درمیانی رات کو بارہ بجے دستور ساز اسمبلی کا اجلاس منعقد ہوگا۔ سب سے پہلے سرحد پر وگرامی منبر سے ماتم کا گیت گائیں گی۔ پھر اسمبلی کے صدر ڈاکٹر راجندر پراشاد اور ان کے خطاب کریں گے۔ پھر جدوجہد آزادی کی راہ میں جو لوگ کام کئے۔ ان کی یاد میں تمام ممبران دو منٹ کے لئے خاموشی اختیار کریں گے۔ اس کے بعد ممبران ملک سے وفاداری کہنے کا حلف اٹھائیں گے اور پھر اسمبلی کی درخواست پر ڈاکٹر راجندر پراشاد صدر اور پنڈت نہرو وائسرائے علی میں جائیں گے اور اورڈر منٹ میں کو مطلع کریں گے کہ اسمبلی نے انڈیا کے تمام اختیارات سنبھال لئے ہیں۔ اور آپ کو گورنر جنرل مقرر کرنے کا سفارش منظور کر لی ہے۔

سب سے آخر میں سرحد پر وگرامی ایک گیت۔ اور ڈاکٹر سرحد پر وگرام کا قومی ترانہ پڑھا۔

دوسرے ممبران سے اچھا منبرستان ہمارا پڑھیں گی اور پھر اسمبلی کا اجلاس برخواست ہو کر دیا جائے گا۔

کانگریس نے ملک کی تقسیم کیوں منظور کی؟
 سرحد پر وگرام کی تقریر سرحد نئی دہلی ۱۲ اگست سرحد پر وگرام میں ایک تقریر کرتے ہوئے راجندر پراشاد نے کہا کہ وہ ۱۵ اگست سے قبل انڈین یونین میں شامل ہو جائیں۔ کیونکہ موجودہ حالات میں کسی ریاست کے لئے آگ آگ رہنا بہت مشکلات کا پیش خیمہ ہوگا۔

آپ نے ہندوستان کی تقسیم کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ ملک کی تقسیم کا سب سے بڑا اختلاف تھا۔ لیکن جب میں جمہوری حکومت میں شامل ہوا تو میں نے دیکھا کہ تمام سرکاری ملازمین بلکہ مارشل لاء کی دو مخالف کمیوں میں منقسم ہو چکے ہیں اس کے علاوہ جب برطانیہ نے انتقال اقدار کی تاریخ کا اعلان کیا۔ تو ملک میں شدید کشمکش و خون شروع ہو گیا۔ اور قیام امن کی خاطر ضروری ہو گیا۔ کہ ملک کی تقسیم کو منظور کر کے انتقال اقدار کی کارروائی کو جلد تکمیل تک پہنچایا جائے۔

سرحد پر وگرام نے سرحد پر وگرام کی
 اس بیان کا ذکر کیا کہ جس میں آپ نے پاکستان کی اقلیتوں کے حقوق کی حفاظت کو یقین دلایا تھا۔ آپ نے کہا کہ پاکستان اقلیتوں کی حفاظت کو یقیناً انڈیا میں اقلیتوں کی حفاظت کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گا۔ میں پاکستان کی خوشحالی اور نفع ادا کی لئے دست بدعا ہوں۔

پاکستان آئین ساز اسمبلی کا اجلاس
 اقلیتوں کو برابر کی ذمہ داریاں ادا کرنی ہوں گی کراچی ۱۲ اگست یہ خبر سن کر شائع ہو چکی ہے کہ پاکستان دستور ساز اسمبلی نے منعقد طور پر مشر محمد علی جناح کو اپنا صدر منتخب کر لیا ہے۔ سرحد پر وگرام کی صدارت سنبھالتے ہوئے جو تقریر ان میں آپ نے کیا۔ انکو اقلیتوں نے میل جول اور تعاون کے جذبہ سے کام لیا۔ اور ملک دشمن افغانانہ کوششوں کو دبا دیا۔

تو یقیناً انہیں بلا امتیاز برابر کے تمام شہری حقوق حاصل ہوں گے۔ لیکن اس صورت میں انہیں برابر کی ذمہ داریاں بھی ادا کرنی ہوں گی۔ آپ نے ہاؤس سے اسمبلی کی کردہ مذہب اکثریت اور اقلیت اور اسی طرح تمام صوبائی امتیازات کو نظر انداز کر دیں۔ اور مکمل یک جہتی کیساتھ پاکستان کی خدمت کریں کانگریس پارٹی کے ڈیڑھ نے یقین دلایا کہ ہم وفاداری کے ساتھ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کریں گے۔

سرحد پر وگرام نے پاکستان کے مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے کہا۔ یہ جتنا کسی مذہب یا کسی سیاسی جماعت کا نہیں ہے۔ بلکہ پاکستانی قوم کا ہے۔

ہاؤس نے سرحد پر وگرام (کانگریس) کی یہ تجویز مسترد کر دی کہ پاکستانی جھنڈے کے ڈیزائن پر مرید غور کرنے کے لئے ایک سب کمیٹی مقرر کر جائے۔ جس میں اقلیتوں کے نمائندے بھی شامل ہوں۔

درخواست دعا :- ڈیرہ دون میں پیر جی عبدالرشید صاحب رحمہ اللہ بہت بیمار ہیں نیز ان کے بڑے صاحبزادہ بشیر صاحب بھی چند روز کو بیمار ہیں۔ احباب دعا کے صحت فرمائیے!